مسلمان بادشاہوں کے دلچسپ واقعات

جلد اول

مرتب

محمد شفیع اللہ

ناشر

مکتبہ فیض صفہ

نزد مسجد عمر، سی، پی، آئی، کالونی ہندوپور

ضلع انت پور آندھرا پردیش الہند

رابطہ نمبر 09000692680

(1)

میرا محبوب وطن

ہندوستان پہلے کیا تھا

انگریزی عروج سے پہلے ہندوستان نہایت زیادہ
دولت مند اور سرمایہ دار ملک تھا جس کی مثال
دنیا کے کسی ملک میں نہیں ملتی تھی،
ڈاکٹر واکز کہتا ہے کہ
ہندوستان کی دولت تجارت اور خوشحالی
نے سکندر اعظم کے دل پر گہرا اثر کیا اور جب وہ
ایران سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوا تو اس
نے اپنی فوج کو کہا کہ اب تم اس
سنہرے ہندوستان کی طرف کوچ
کر رہے ہو جہاں نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں،

(2)

تھارنٹن اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے کہ
یورپ کو تہذیب سکھانے والے یونان اور اٹلی
جب بالکل جنگلی حالت میں تھے ہندوستان اس
زمانہ میں درجہ کمال کو پہنچا ہوا تھا اور دولت
کا مرکز تھا یہاں چاروں طرف
بڑے بڑے صنعت و حرفت کے کاروبار جاری
تھے یہاں کے باشندے دن رات
اپنے اپنے کاروبار میں مشغول رہتے تھے یہاں
کی زمین نہایت زرخیز تھی جس سے فصل خوب
پیدا ہوتی تھی یہاں بڑے بڑے لائق
اور کاریگر صناع موجود تھے جو یہاں کی خام
پیداوار سے اتنا نفیس اور عمدہ مال
تیار کرتے تھے کہ جس کی دنیا بھر میں مانگ
ہوتی تھی

(3)

مشرق ومغرب کے تمام ممالک ان
اشیاء کو بڑے شوق سے خریدتے تھے یہاں سوت
اور کپڑے اس قدر عمدہ اور باریک و نفیس
وخوبصورت بنتے تھے کہ دنیا میں کوئی ملک بھی
ان کی برابری نہ کرسکتا تھا، یہی وجہ تھی کہ
میرا محبوب وطن ہندوستان کو پُرانے زمانے میں
جنت نشان کے لقب سے ملقب
کیا جاتا تھا، مگر خدا جانے اس بے شمار دولت
اور بے نظیر سرمایہ کو زمین کھا گئی یا آسمان اُچک
لے گیا یا آندھی اڑا لے گئی، اب ماہرین
اقتصادیات جو اعداد وشمار پیش کرتے ہیں ان
سے ہندوستان دنیا کی ادنیٰ سے ادنیٰ سلطنت
سے گرا ہوا ہے

افسوس کہ ہندوستان اور ہندوستانیوں کی
بدنصیبی اور بدقسمتی نے وہ دن دکھادیا کہ وہ
جنت نشان ملک یورپین اقوام اور بالخصوص
برطانی قوم کے ہاتھوں جہنم نشان اور تمام
دنیا سے زیادہ مفلوک فاقہ مست اور محتاج
ہوکر رہ گیا، اور اسی طرح علم کے اعتبار سے زمانہ
سابق میں ہندوستان میں ابتدائی تعلیم سے اعلیٰ
تعلیم تک اس کا انتظام بغیر کسی فیس اور معاضہ
کے کیا جاتا تھا،

کپتان الگزینڈر ہملٹن اپنے سفر نامہ میں شہنشاہ
اورنگ زیب عالمگیر مرحوم کے زمانہ کی حالت
بتلاتا ہوا لکھتا ہے کہ صرف شہر ٹھٹہ سندھ میں
چار سو کالج مختلف علوم وفنون کے تھے

مقریزی کتاب الخطط میں لکھتا ہے کہ
(بزمانہ محمد تغلق مرحوم)صرف شہر دہلی میں ایک
ہزار مدرسے تھے مسٹر کیر بارڈی نے میکس
مولر کے حوالے سے لکھا ہے کہ انگریزی عملداری
سے قبل بنگال میں اسّی ہزار مدرسے
تھے مگر انگریزوں کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ تعلیم یافتہ
لوگوں کی کثرت اگر ہندوستان میں رہی تو وہ
ہماری حکومت کو فنا کردیں گے اس لئے انہوں
نے تعلیم گاہوں کو ملیامیٹ اور تعلیم کو نیست ونابود
کردیا اور تعلیم کی تمام موقوفہ زمینوں
کو۱۸۳۸ءمیں سرکاری قبضہ میں لے لیا،
تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو نقش حیات اول دوم

(6)

میرا محبوب وطن ہندوستان کے لوگوں کے اخلاق

ہندوستان قدیم زمانہ سے روحانی پیشواؤں
کا مرکز رہا ہے اور انہیں کا اثر تھا کہ انگریزی
عروج تک یہاں کے عام باشندے اعلیٰ ترین
کیریکٹر اور اخلاق کے عادی تھے، سر تھامس
منرو جو کہ شہنشاہ جہانگیر کے زمانہ میں
آیا تھا ہندوستانیوں کی تہذیب اور تمدن کو دیکھ
کر دنگ ہو گیا، زمانہ سابق میں ہندوستانیوں میں
مہمان نوازی انسانی ہمدردی غربا اور مصیبت
زدوں پر شفقت اور رحم عہد و پیمان کا تحفظ
اور پابندی خدا ترسی اور سچائی امانت داری
اور سخاوت وفاداری

اور صداقت بلند حوصلگی اور شرافت شجاعت
اور مردانگی وغیرہ اوصاف جمیلہ بڑے پیمانہ
پر پائے جاتے تھے، سچ بولنا تو اس قدر ضروری
سمجھا جاتا تھا کہ جرائم پیشہ اشخاص بھی اس کے بہت
زیادہ پابند ہوتے تھے، کرنیل سلیمان (جس نے ٹھگوں
کی سرکوبی میں کارہائے نمایا خدمات انجام
دئے تھے) کہتا ہے کہ میرے تجربہ میں صدہا مثالیں
ایسی آچکی ہیں کہ ایک آدمی کی دولت آزادی
اور زندگی جھوٹ سے بچ سکتی تھی مگر وہ جھوٹ ہی نہ
بولا، مگر افسوس کہ انگریزی راج نے ہندوستان کی ان
تمام خوبیوں کو بھی تقریباً مٹا دیا اور تمام بداخلاقیاں
اور برائیاں پیدا کردیں،
(بحوالہ نقش حیات اول دوم)

تاریخ کا چہرہ مسخ کرنے کی کوشش

آج چند فرقہ پرست راجدھانی دہلی کے اورنگ زیب روڈ کا نام تبدیل کر کے کہتے ہیں کہ ہم اب، اورنگ آباد، الہٰ آباد، حیدرآباد، احمد آباد، لکھنؤ، علی گڑھ، اور فیض آباد وغیرہ کے نام جو مسلمانوں کے ناموں پر ہیں ان کو بھی تبدیل کر دے گے ناممکن ہے، اگر مسلمانوں کے تاریخی نقوش کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو بہت سے لیڈروں کے نام بھی بدلنے پڑیں گے، جواہر لعل نہرو کے نام میں، جواہر، اور لعل، دونوں ہی فارسی کے الفاظ ہیں

اس قسم کے سینکڑوں نام ہمارے ہندوؤں
بھائیوں میں رائج ہیں جو مسلم تہذیب وثقافت
کو ظاہر کرتے ہیں جنہیں بدلنا ناممکن
ہے،ہندوستان میں مسلمان نفرت وعداوت
اور غلط ارادے لیکر نہیں بلکہ پیار ومحبت عدل
وانصاف لیکر آیا ہے آج بھی یہ،تاج
محل،قطب مینار،لال قلعہ،چارمینار وغیرہ
مسلمانوں کے پیار ومحبت عدل وانصاف کی
گواہی دے رہے ہیں

(بحوالہ ہفت روزہ نئی دنیا28مارچ2016)

(10)

حضرت شاہ اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کا مختصر تذکرہ

حضرت شاہ اورنگ زیب عالمگیرؒ بادشاہ شاہ جہاں کے بیٹے اور حافظ قرآن تھے انہوں نے 43سال کی عمر میں قرآن پاک کو حفظ کرنا شروع کیا صرف ایک سال میں پورا قرآن پاک حفظ یاد ہو گیا اور آپ کو قرآن پاک بہت اچھا یاد تھا اور آپ بادشاہ ہونے کے باوجود سادی زندگی گزارتے تھے، زمین پر سوتے تھے، خالی وقت میں ٹوپیاں بناتے اور اپنی گزر کرتے، روزہ رکھتے سادہ پانی کے سوا کچھ نہ پیتے، عبادت میں سستی نہ کرتے، عید کی نماز مسلمانوں کے ساتھ پڑھتے، رمضان کی آخری تاریخوں میں رات بھر محل کی مسجد میں خدا کی عبادت کرتے،

(بحوالہ بزم تیموریہ جلد سوم ص 7، اورنگ زیب عالمگیر ص 41)

(11)
حضرت شاہ اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کا ایک جلیل القدر کارنامہ

حضرت شاہ اورنگ زیب عالمگیرؒ نے کہا قلعہ کے دروازے کے سامنے مسجد بنادو تاکہ میں نکلوں تو میری پہلی نگاہ مسجد پر پڑے میرا پہلا سفر اللہ کے گھر سے ہو، قلعہ کے اندر موتی مسجد بنوائی جب سنگ بنیاد رکھنے کا وقت آیا اعلان کرادیا سات ہزار آدمی جمع ہوگئے، بادشاہ اورنگ زیب نے حکم نامہ جاری کیا کہ اس بادشاہی مسجد کا سنگ بنیاد وہ رکھے گا جس کی بلوغت کے بعد سے کبھی نماز تہجد قضاء نہ ہوئی ہو یہ اعلان سن کر سب کے سر جھک گئے کوئی آگے نہیں بڑھا تو، بادشاہ اورنگ زیب نے کہا تم نے میرا راز ظاہر کروادیا اورنگ زیب پیدا تو تخت پر ہوا ہے لیکن میں قسم کھا کر کہتا ہوں جب سے میں بالغ ہوا ہوں اس دن سے آج تک میری تہجد قضاء نہیں ہوئی،

(بحوالہ خطبات اسلم جلد سوم ص136)

(12)

فرمان اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ اللہ

شہنشاہ اورنگ زیب مرحوم اپنے ایک فرمان
مورخہ 25 جمادی الاوّل 1065ھ میں (اب سے تین
سوایک برس پہلے) لکھتے ہیں
ہماری پاک شریعت اور سچے مذہب کی رو سے یہ
ناجائز ہے کہ غیر مذہب کے قدیمی مندروں
کو گرایا جائے، ہماری اطلاع میں یہ بات لائی گئی ہے کہ
بعض حاکم بنارس اور اس کے گرد ونواح کے ہندوؤں پر ظلم
وستم کرتے ہیں اور ان کے مذہبی معاملات میں دخل
دیتے ہیں اور ان برہمنوں کو جن کا تعلق پُرانے مندروں
سے ہے ان کو ان کے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے، لہٰذا یہ
حکم دیا جاتا ہے کہ آئندہ کوئی شخص ہندوؤں اور برہمنوں
کو کسی وجہ سے بھی تنگ نہ کرے اور نہ ان پر کسی قسم
کا ظلم کرے، یہ فرمان ابوالحسن حاکم بنارس کے پاس
سلطان محمد بہادر کی معرفت بھیجا گیا تھا
(بحوالہ نقش حیات جلد اول ص348)

حضرت شاہ اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ اللہ کا دورِ حکومت

کپتان الگزینڈر ہملٹن اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ اورنگ زیب کے زمانہ میں ہندوستان کی تجارت کا مقابلہ یورپ کے بڑے بڑے ممالک بھی نہیں کرسکتے تھے، اسی تجارت ومال کی درآمد وبرآمد کا یہ نتیجہ تھا کہ صرف شہر سورت میں چنگی کی آمدنی تیرہ لاکھ روپیہ سالانہ ہوتی تھی، اور احمد آباد میں ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ سالانہ چنگی کی آمدنی تھی، بنگال میں صرف دریائے ہگلی سے 50 یا 60 جہاز مال سے بھرے ہوئے سالانہ تجارت کے لئے بیرونِ ہند بھیجے جاتے تھے،

(بحوالہ نقش حیات جلد اول ص 332)

(14)

سلطان محمد تغلق کی سخاوت

سلطان محمد تغلق سالانہ دولاکھ جوڑے کپڑے رعایامیں تقسیم کرتاتھا، دس ہزار گھوڑے علاوہ فوجیوں کے ہر سال رعایامیں تقسیم کیاکرتاتھا،روزانہ دو وقتہ بڑے بڑے حکام میں سے بیس ہزارآدمی شاہی مہمان خانہ میں کھاناکھایاکرتے تھے،شاہی باورچی خانہ میں روزانہ ڈھائی ہزار گائیں اوردوہزار بکریاں مہمانوں کے لئے ذبح ہوتی تھیں،دوسوعلماءہر روز بادشاہ کے ساتھ کھاناکھاتے تھے،شہر دہلی میں ستر شفاخانے عام رعایاکے واسطے جاری تھے،دوہزار مسافرخانے اورر باطین مسافروں اورغریب الوطنوں کے لئے بنے ہوئے تھے،ایک ہزار مدرسے تھے،

(بحوالہ نقش حیات جلداول ص232)

(15)

سلطان محمد تغلق کا بے مثال انصاف

سلطان محمد تغلق کا نام کس نے نہ سنا ہوگا تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ اس کے جاہ وجلال اور رعب ودبدبہ کا کیا عالم تھا، مشہور سیاح ابن بطوطہ اس کے متعلق اپنا چشم دید واقعہ لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ سلطان کے خلاف ایک ہندو نے عدالت میں استغاثہ کیا کہ بادشاہ نے اس کے بیٹے کو بے وجہ مارا ہے، قاضی نے بادشاہ کو مدعا علیہ کی حیثیت سے عدالت میں طلب کیا اور مقدمہ کی سماعت کی، آخر فیصلہ یہ کیا کہ بادشاہ پر جرم ثابت ہے اور اس سے بدلہ لیا جائے، سلطان محمد تغلق نے بے چون وچرا عدالت کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا،

ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ

میں نے دیکھا کہ بادشاہ نے عدالت کے فیصلہ کے مطابق ہندو زادہ کو دربار میں بلایا اور اس کے ہاتھ میں چھڑی دے کر کہا کہ مجھ سے بدلہ لے لے، مزید برآں لڑکے کو اپنے سر کی قسم دے کر کہا کہ جس طرح میں نے تجھ کو مارا ہے تو بھی مجھ کو اُسی طرح مار،

ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ اب لڑکے نے بادشاہ کو اکیس چھڑیاں ماریں یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کی ٹوپی بھی سر پر سے گر پڑی،

(بحوالہ نقش حیات جلد دوم ص15)

(16)
مظفر بادشاہ میں خوفِ آخرت

ملک محمود مظفر، بادشاہ تھا گجرات کا اس کی سلطنت بڑی طاقتور تھی، اس نے اپنے دربار میں ایک آدمی مقرر کیا ہوا تھا جس کے ہاتھ میں کفن رہتا تھا، اس کو کافور لگا ہوا تھا، اس کی ذمیداری تھی کہ جب تم دیکھو کہ میں کوئی ظلم کا فیصلہ سنا رہا ہوں تو تم کھڑے ہو کر اس کفن کو لہرا دینا، بادشاہ تو بادشاہ ہی ہوتے ہیں، جب وہ کوئی ایسا فیصلہ کرتا تو وہ کھڑے ہو کر کفن لہرا دیتا تھا، بس کفن کا لہرانا ہوتا تھا کہ ملک محمود بے ہوش ہو کر وہیں تخت پر گر جاتا تھا، اور جب ہوش میں آتا تو اپنا فیصلہ واپس لے لیتا، یہ ہے احساس آخرت کہ کس ماں نے اس کے دل میں یہ احساس بٹھا دیا کہ بادشاہ ہو کر بھی وہ اس احساس کے ساتھ زندہ رہا اور بادشاہی میں جنت کما گیا

(بحوالہ اللہ جس سے راضی ہو اص159)

(17)

بادشاہ شاہ جہاں علیہ الرحمۃ اللہ کا ایک جلیل القدر کارنامہ

دلّی کی جامع مسجد کا سنگ

بنیاد رکھے جانے کے موقع پر بادشاہ شاہ جہاں تشریف لائے لاکھوں آدمی اس تقریب سعید پر بادشاہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے جمع ہو گئے بادشاہ شاہ جہاں نے مجمع میں منادی کروائی کہ جس شخص کی نماز تہجد کبھی قضاء نہ ہوئی ہو، وہ مجمع سے باہر آئے اور مسجد کا سنگ بنیاد رکھے لیکن کوئی شخص نہ نکلا، آخر خود بادشاہ شاہ جہاں نے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا، یعنی آپ کی نماز تہجد کبھی قضاء نہ ہوئی تھی،

(بحوالہ مخزن اخلاق ص323)